عالمی یوم اساتذہ کے موقع پر تقریب سے

وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی

کا خطاب

(اسلام آباد۔5 اکتوبر 2010ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وزراء صاحبان

ارکان پارلیمنٹ

قابل احترام اساتذہ کرام

خواتین و حضرات !

السلام علیکم

آج دنیا بھر میں اساتذہ کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔اس حوالے سے منعقد کی گئی تقریب میں شمولیت میرے لئے دلی مسرت کا باعث ہے۔

کسی بھی معاشرہ کی تہذیب اور ترقی میں اساتذہ جو کردار ادا کرتے ہیں، وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ والدین انسان کو آسمان سے زمین پر لاتے ہیں لیکن اساتذہ انسان کو زمین سے آسمان کی بلندیوں پر پہنچاتے ہیں، اسی سبب اساتذہ کو روحانی والدین تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو استاد کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ جناب رسالتمآب ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے دنیا میں بطور معلم مبعوث کیا گیا ہے۔

گویا درس و تدریس پیغمبری پیشہ ہے اور وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اس پیشہ سے وابستہ ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ درس و تدریس ایک ایسا مشن ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ علم کے فروغ اور تعلیم کی ترقی میں اساتذہ جو کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، اس کی اہمیت اور افادیت تسلیم شدہ ہے اور اس بارے دو رائے ممکن نہیں۔ تعلیم کے شعبہ کی ترقی کے بغیر قوم کی ترقی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اور تعلیمی شعبہ کی ترقی کا انحصار اساتذہ کی صلاحیتوں اور کارکردگی پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے اساتذہ صلاحیتوں کے اعتبار سے کسی سے کم نہیں۔ میں نے Federal Directorate of Education کو گذشتہ دنوں ہدایت کی تھی کہ FederalCapital کے علاقے میں موجود تمام تعلیمی اداروں کو پورے ملک کے لیے نمونہ بنا دیا جائے اور اس ضمن میں مجھے وقتاً فوقتاً جو رپورٹس ملی ہیں وہ نہایت حوصلہ افزاء ہیں۔ یہ سلسلہ یہاں پر ختم نہیں ہوگا، بلکہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اسی معیار کو پورے ملک میں لے جائیں گے جس سے پورے ملک کے معیار تعلیم میں بہتری آئے گی۔

ہماری حکومت تعلیمی عمل کے تمام مراحل سے بخوبی آگاہ ہے۔ ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ اساتذہ کرام کی سہولیات، ان کی تربیت، اور ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور ہوں اور اساتذہ آسودہ حال ہوں کیونکہ اگر ہمارا استاد معاشی اور سماجی طور پر آسودہ حال ہوگا تو وہ اپنی پوری توجہ نئی نسل کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر سکے گا۔

محترم اساتذہ کرام!

اساتذہ کا احترام اور تعلیم کے شعبے کی ترقی کی بے پناہ خواہش مجھے اپنے خاندان سے ورثے میں ملی ہے۔ میرے خاندان نے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ میرے تایا، ولایت حسین نہ صرف با اصول سیاستدان تھے بلکہ ماہر تعلیم بھی تھے۔ انہوں نے انجمن اسلامیہ ملتان کی انتظامیہ سے خسارے میں چلنے والے تعلیمی اداروں کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لی۔

اپنی محنت اور حوصلہ مندی سے انہوں نے ان اداروں کو کامیابی کی راہ پر گامزن کیا۔ محققین اور مورخین اعتراف کرتے ہیں کہ علی گڑھ یونیورسٹی اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے بعد اس قسم کے ادارے کا قیام بہت بڑا کارنامہ تھا۔ میرے والد سید علمدار حسین گیلانی نے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر انجمن اسلامیہ ملتان کے لئے بھرپور کام کیا۔ جس کے نتیجے میں ان کی زندگی میں ہی کئی سکولوں اور کالجوں کا قیام عمل میں آیا۔

ملتان میں انجمن اسلامیہ کی چند تعلیمی یادگاریں گیلانی لاء کالج، ولایت حسین اسلامیہ کالج، علمدار حسین کالج، غلام مصطفیٰ شاہ گرلز کالج، شوکت حسین کے جی سکول، اسلامیہ ہائی سکول حرم گیٹ، اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ، اسلامیہ ہائی سکول دولت گیٹ اور رضا شاہ پبلک سکول ہیں۔ میرے والد نے 1954ء میں صوبائی وزیر صحت و بلدیات کی حیثیت سے ہر ضلع میں ایک لائبریری قائم کرنے کے منصوبے پر عملدرآمد کرایا۔

ان کی کوششوں سے ہی قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں ایک وسیع میونسپل لائبریری قائم کی گئی جو آج بھی علمی اور تعلیمی حوالے سے عوام کی توجہ کا مرکز ہے۔

خواتین و حضرات!

حکومت نے حال ہی میں جو تعلیمی پالیسی منظور کی ہے اس میں اساتذہ کی مراعات میں اضافہ بھی شامل ہے، دیگر سرکاری ملازمین کی طرح اساتذہ کی تنخواہوں میں بھی پچاس فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس تعلیمی پالیسی کا ایک اور اہم پہلو اساتذہ کو اعلیٰ تربیت سے مزین کرنا ہے۔ تاکہ اساتذہ کرام جدید طریقہ تدریس سے بہرہ ور ہو کر اپنے فرائض کی بجا آوری احسن طریقے سے کر سکیں گے۔

نئی تعلیمی پالیسی کے تحت اساتذہ کے تربیتی پروگراموں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اس کے دورانیے کو بھی بڑھایا گیا ہے۔ اس سے پہلے پاکستان میں میٹرک اور گریجویشن کے سطح پر اساتذہ کی تربیت کا دورانیہ دنیا بھر میں سب سے کم تھا۔

اب اس کو مناسب عرصہ (Duration) تک بڑھا دیا گیا ہے تاکہ تربیتی اداروں میں زیر تربیت اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو وقتِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق بنا سکیں۔

اس پالیسی پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لئے حکومت نے ضلعی مراکز میں Monitoring and Evaluation Centres قائم کئے ہیں۔

جو قومی اور صوبائی سطح پر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون سے اساتذہ کے تربیتی پروگراموں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ آنے والے دنوں میں ہمارے اساتذہ عصرِ حاضر کے جدید تقاضوں سے بہرہ ور ہوں گے اور ملک و قوم کو ترقی کی راہ پر آگے لے جانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کر سکیں گے اور معاشرے میں انہیں ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر ماہرین کے برابر سماجی رتبہ حاصل ہوگا۔

میں اپنے رفقائے کار کو ہدایت کروں گا کہ وہ اس امر کا بھی اہتمام کریں کہ ہم کسی طرح اعلیٰ صلاحیت والے افراد کو درس و تدریس کے پیشے کی طرف راغب کر سکیں اور ہمارا معیارِ تعلیم مزید بہتر ہو سکے۔

خواتین و حضرات !

آپ جانتے ہیں کہ آج کل وطنِ عزیز سیلاب کی آزمائش سے دوچار ہے۔

ہمارے عوام نے جس عزم اور حوصلے سے اس کا مقابلہ کیا ہے وہ ہماری قوم کی ہمت اور جرات کا ثبوت ہے۔ سیلاب زدگان کو مصیبت سے نکالنے اور محفوظ مقام پر پہنچانے میں طلباء اور اساتذہ کا کردار نمایاں رہا۔ اساتذہ نے اپنے طلباء کو سیلاب زدگان کی امداد کرنے کی ترغیب دی جس کے نتیجے میں طلباء نے اپنا جیب خرچ تک امدادی کارروائیوں کے لئے عطیہ کر دیا۔ اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اساتذہ معاشرے کی تعمیر و ترقی کے لیے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

یہاں میں اس امر کی نشاندہی بھی کرنا چاہوں گا کہ موجودہ ملکی حالات میں ہمارے اساتذہ کرام کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اساتذہ کرام کو اپنے طلباء کی ذہنی اور فکری تربیت ان خطوط پر کرنا ہے کہ وہ وطنِ عزیز کو حقیقی معنوں میں ایک اسلامی، فلاحی اور اعتدال پسند ریاست کی حیثیت سے دنیا میں روشناس کرا سکیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی ہے۔

ایسے میں اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ طلباء کو امن اور آشتی کی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ طلباء کو اس حقیقت سے آگاہ کیا جائے کہ اسلام میں دہشت گردی، انتہا پسندی اور بنیاد پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسلام ہر انسان سے دوستی اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اساتذہ کو بلاشبہ ایک ایسا کردار ادا کرنا ہے جو نئی نسل کو فکری اعتبار سے ناقابلِ تسخیر بنا سکے۔

خواتین و حضرات!

آخر میں، میں اس تقریب کا اہتمام کرنے پر نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈیولپمنٹ (National Commission for Human Developmet) کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس حوالے سے فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (Federal Directorate of Education) کی کوششیں بھی قابلِ تعریف ہیں۔ یہ امر انتہائی قابلِ تحسین ہے کہ اس تقریب میں اساتذہ کو اعزازات پیش کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا۔

اگر ہم اساتذہ کی کارکردگی کو اسی طرح سراہتے رہیں گے تو ان میں قوم کو ترقی کی راہ پر آگے بڑھانے کا جذبہ مزید اجاگر ہوگا۔

رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں وطنِ عزیز کی خدمت کرنے کے لئے راہنمائی اور حوصلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆